خبر نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۵ | مطبوعہ ۶- نومبر ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ ۱۱ر

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی بیجائیگی*

ایڈیٹوریل

مذہبی پیشہ ور

ہمارے عنوان سے ناظرین متعجب ہونگے اور خیال کرینگے کہ مذہبی پیشہ ور کون ہوتے ہیں اور اُنسے کیا مراد ہے۔ بہتر ہوگا کہ ہم اِس مطلب کو ایک ہنگامہ کی کیفیت کا مختصر بیان کرنے سے جو ایشیا کے ایک مشہور قدیم شہر افسس میں واقع ہوا ظاہر و آشکارا کریں۔ پولوس رسول نے جبکہ دو برس تک اِس شہر میں جو بت پرستی و جادوگری کا ایک محصور قلعہ تھا انجیل کی منادی کرکے بہت لوگوں کو مسیحی دین کا معتقد بنایا اور جادوگروں نے اپنی کتابیں قیمتی پچاس ہزار روپیہ کی لوگوں کے آگے جلادیں اور اسطرح وہاں خداوند کا کلام نہایت بڑھ گیا اور غالب ہوا تو اُسوقت وہاں اِس راہ کی بابت بڑا فساد اُٹھا کیونکہ دیمیتریوس نامی ایک سُنار جو ارتمس دیوی کے روپہلے مندر بناتا تھا اور اس پیشہ والوں کو بہت کموا دیتا تھا اُسنے اُنکو اور غیروں کو جو ویسا (مذہبی پیشہ) کام کرتے تھے جمع کرکے کہا کہ اے مردو تم جانتے ہو کہ ہماری فراغت اسی کام کی بدولت ہے اور تم دیکھتے اور سنتے ہو کہ صرف افسس میں نہیں بلکہ تمام ایشیا کے قریب میں اِس پولوس نے بہت سے لوگوں کو ترغیب دیکر گمراہ کردیا ہے کہ کہتا ہے یہہ جو ہاتھہ کے بنائے ہیں خدا نہیں ہیں۔ سو صرف یہی خطرہ نہیں کہ ہمارا پیشہ بیقدر ہو جائیگا بلکہ بڑی دیوی ارتمس کا مندر بھی ناچیز ہو جائیگا اور اُسکی بزرگی جسے تمام ایشیا اور ساری دُنیا پوجتی ہے جاتی رہیگی۔ جب اُنہوں نے یہہ سُنا تو غصہ سے بھر گئے اور چلاکے کہا کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہے۔ دیمیتریوس سُنار جو اِس مفسدہ کا سرغنہ تھا ایک مذہبی پیشہ ور آدمی تھا۔ اِس قسم کے لوگ مذہب کے پردہ میں ہمیشہ اپنی ذاتی وجسمانی اغراض وفواید کے حصول میں سرگرم و مستغرق رہتے ہیں۔ اور حسب دلخواہ مطلب نکالتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ہماری فراغت اسی کام کی بدولت ہے اور اسکے برخلاف تعلیم دینیوالے کو اپنا قطعی دشمن جانکر مقدور بھر اُنکو ایذا پہنچانے اور اپنے ہم پیشوں کو اُسکی مخالفت پر آمادہ کرنے میں بدل و جان سعی کرتے ہیں۔ کیا اِس زمانہ میں مُلک ہند میں بھی اِس قسم کے مذہبی پیشہ ور پائے جاتے ہیں؟ ہم یقیناً کہہ سکتے کہ انجیل کی مخالفت کرنیوالے زیادہ تر یہی لوگ اس ملک کے تمام بڑے شہروں خصوصاً تیرتھوں زیارتگاہوں اور درگاہوں میں آجکل بکثرت موجود ہیں۔ مسیحی واعظوں نے اکثر اِس بات کا تجربہ کیا ہوگا۔ ہم کو اجمیر دار السلطنت راجپوتانہ میں بتقریب اُس سالیانہ میلہ کے جو یکم رجب سے اُسکی سات تاریخ تک خواجہ معین الدین چشتی صاحب کی مشہور درگاہ کی زیارت کے لئے فراہم ہوتا ہے جانے اور انجیل کی منادی کرنیکا اتفاق پڑا اور اکثر یہہ ہی دیکھا کہ وہاں کی درگاہ کے خدام و متعلقین زیادہ تر مخالف پُر شور

تھے کیونکہ انکی فراغت اسی کمائی سے تھی کہ لوگ بکثرت ہر اطراف وجوانب ہند سے آکر منتیں گذرانتے اور نذرانے چڑھاتے ہیں اور مزار کے آگے سر بسجود ہوتے ہیں ہمیں یاد ہے کہ ایک محمدی قاری صاحب جو اکثر مسیحی واعظوں کے ساتھ بھی بحث کیا کرتے خواجہ صاحب کے خدّام کو اکثر بطنز کہا کرتے تھے کہ "تمہارا خدا تو مر گیا خواجہ صاحب تمہارا خدا ہے" ہمنے ناظرین سے اس درگاہ کی سیر کرانے کا وعدہ کیا تھا دیکھو نور افشاں ۱۷۔ اکتوبر صفحہ ۲ کالم ۲ کا فٹ نوٹ۔ اب ناظرین خیال میں ایک خادم درگاہ...... کے ہمراہ چلیں اور بلند دروازے سے جسکی سیڑھیوں اور گوکھوں پر بہت سے ہر درجہ اور رتبہ کے خدّام زایران درگاہ کے ہمرکاب چلنے کو مستعد کھڑے ہیں داخل ہوں اور بکثرت نقشہ صور نہیں نظر آئینگی۔ درگاہ میں مقبرہ کے نہایت عمدہ و عالیشان دروازہ میں داخل ہو کر اُس مزار کے سامنے ایک گروہ کو جبّے اور عمامے پہنے تسبیحیں گلوں میں ڈالے اور ہاتھوں میں لئے ہوئے مودّب صف بستہ کھڑے ہوئے دیکھیں گے۔ یہہ سب مقرب خدّام ہیں اور باری باری سے یہاں حاضر رہتے ہیں۔ جو خادم شروع سے تمہیں یہانتک لایا اُسکے ساتھ دو چار انمیں سے بھی شریک ہوکر مزار کی زیارت کرانے میں مدد دیتے ہیں۔ مزار کی پائنتیوں ایک ہاتھ بھر گہرا اور گول چھوٹا پختہ گڑھا ہے جسمیں زایر کو کہتے ہیں کہ اسمیں ہاتھ ڈالکے جو کچھ خواجہ صاحب کی طرف سے بخشش ہو نکالو۔ ہم نے اسمیں ہاتھ ڈالا اور نکالکے دیکھا تو چند مرجھائے ہوئے چنبیلی کے پھول تھے۔ سبھوں نے کہا یہہ بڑی بخشش آپکو عطا ہوئی ہے! مزار پر کچھ نقدی و مٹھائی وغیرہ چڑھانا ضرور پڑتا ہے۔ عوام میں مشہور ہے کہ اگر کسی کے ہاتھ میں سونے یا چاندی کا چھلہ انگوٹھی ہو اور اُس گڑھے میں ہاتھ ڈالے جو پائیں مزار ہے تو کوئی غیبی ہاتھ اسکو پکڑ لیتا اور جبتک وہ چھلہ انگوٹھی نذر نہ کیا جائے نہیں چھوڑتا مگر ہمارا ہاتھ کسی نے نہ پکڑا شاید یہہ وجہہ ہو کہ ہاتھ میں کوئی انگوٹھی چھلہ نہ تھا۔ مزار کی زیارت وطواف کے بعد وہی خادم خواجہ صاحب کے وضو کرنے نماز پڑھنے چلّہ کھینچنے کی جگہیں دکھاتا جہاں ایک ایک دو دو حاضر باش مقامی مجاور موجود ہیں۔ اور ہر جگہہ کچھ نذرانہ چڑھانا دینا پڑتا ہے۔ جہانتک زایر کی گرہ میں کچھ باقی ہو کسی نہ کسی بہانہ سے اُن لوگوں کو بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ روزمرہ صدہا وارد وصادر اس مشہور درگاہ کی زیارت کو آتے ہیں اور عید کے ایام میں ہفتہ بھر تمام اطراف ہند کے لوگونکا یہاں بڑا ہجوم رہتا ہے*

ایک ہمعصر فرماتے ہیں کہ بیبل تو ایک تواریخ ہے اُسمیں مذہبی باتیں کونسی ہیں؟ اُنہیں غور کرنے کے لئے ہم انجیل کے اُس واقعہ کو پیش کرتے جبکہ ایسے ہی خیال والے ایک مُعلّم شریعت نے آزمانے کے لئے خداوند یسوع سے پوچھا کہ اے اُستاد شرع میں بڑا حکم کون ہے۔ اور اُسنے اُسے کہا "کہ خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر پہلا اور بڑا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا جو اُسکی مانند ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپکو۔ انہیں دو احکام پر سارا شرع اور سب انبیا کی باتیں موقوف ہیں" بیبل میں خداوند نے ان دو حکموں میں گویا سمندر کو کوزہ میں بھر دیا ہے۔ یہہ ہی تو مذہب ہے۔ مگر سارے بنی آدم انہیں دونوں سنہرے قوانین کے مطابق قصوار ٹھہرتے ہیں۔ اگر ہم انکی پاسداری و تعمیل میں قایم ہوں تو معلوم نہیں اور مذہبی باتوں سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ آدم سے تا ایندم بجز خداوند مسیح کے (جسکی تواریخ بیبل میں ہے اور غالباً اسیوجہہ سے بیبل کو ایک "لائیف" کہا ہے) کسی فرد بشر نے ان احکام کی پوری اور کامل فرمانبرداری کبھی نہیں کی۔ اور سب کے سب قصوروار اور خطاکار ہیں لیکن اُسکے ذریعہ اور وساطت سے راستباز ٹھہر سکتے ہیں کیونکہ وہ کامل خدا کامل انسان ہو کر گنہگار کو معاف کرنے اور درمیانی ہو کر نجات دینے پر قادر ہے*

اکثر اخبارات ناد ہند خریداران اخبار کے شاکی پائے جاتے ہیں۔ اور اُنکی نسبت وے بمجبوری سخت وسست اور از حد نا ملایم الفاظ اور عبرت آمیز دھمکیوں کا استعمال کرتے ہیں لیکن ہم اُن بعض اخبارات کے شاکی ہیں جو بطریق تبادلہ دفتر نور افشاں میں آتے ہیں۔ بعض اخبارات جنکا نام لکھنا مناسب نہیں معلوم ہوتا کئی کئی ہفتوں تک انکی صورت ہی نظر نہیں آتی اور یہاں سے نور افشاں برابر ہفتہ وار اکسچینج میں جاتا رہتا ہے۔ یہہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وے صفحہ ہستی پر قایم ہیں یا حشرات الارض کی مانند چندے رنگ رانگ کر راہی عدم ہوئے۔ اگر اشاعت نمبر کے ناغہ ہونیکی کوئی وجہہ جیسا کہ معزز اخبارات کوہ نور و اخبار عام میں برائے اطلاع عام لکھدی جاتی ہے شایع کر دیجائے تو پھر تردد باقی نہیں رہتا۔ پس بمجبوری ہم نے یہہ ٹھہرایا ہے کہ اگر کوئی اخبار جس سے نور افشاں کا تبادلہ ہے ایک یا حد دو ہفتہ تک موصول دفتر ہذا نہ ہو تو اُسکو رجسٹر اکسچینج سے کاٹ دیا جائے اور بس*

نور افشاں کے بڑہانے کی نسبت ہمارے پاس اسوقت تک چند ترقی خواہ عنایت فرما صاحبوں کی موافق رائے کے پوسٹ کارڈ اور چٹھیاں پہنچی ہیں جو شمار میں دس بارہ سے زیادہ نہیں۔ پس ہم اُن ناظرین نور افشاں سے جو اسکو بدل پسند کرتے اور اسکی ترقی چاہتے ملتمس ہیں کہ جہانتک ممکن ہو جلد بذریعہ پوسٹ کارڈ ہی اپنی رائے امر باصواب مذکورہ بالا کی نسبت ارسال فرمائیں اور ہم موافق و مخالف آرا کو جداگانہ فراہم کرکے اوایل دسمبر سنہ رواں میں کثرت رائے پر فیصلہ کرکے مناسب طور پر انتظام کرینگے۔ یہاں اسبات کا

ذکر کرنا بیجا نہ ہو گا کہ فی الحال ایک معزز دیسی مسیحی صاحب نے جو خداوند کے نام و کلام کو بذریعہ نور افشاں پھیلانیکے لئے بڑے سرگرم اور خواہاں ہیں۔ جو یقیناً اپنی شہرت و ناموری کے شایق نہیں اور یہی وجہہ ہم نے بنام انکا ذکر نہیں کیا۔ دفتر نور افشاں میں رکھنے کے لئے ایک جلد تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار کی اور مبلغ بیس روپیہ نقد واسطے خرید یعنے تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی اور مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ بطور اعانت عنایت فرمائے ہیں اور اس عطیہ کو ہم نے بڑی شکر گذاری سے قبول کیا ہی کیونکہ ایسی عطیات ہمیں ہمت و جرأت بخشتی ہیں کہ ہم زیادہ تقویت پاکے خداوند کی خدمت نور افشاں کے ذریعہ سے مسیحیوں اور غیر قوموں کے درمیان کریں اور زیادہ زیادہ آفتاب صداقت کے نور کو اپنے اخبار کے وسیلہ سے ملک ہند میں پھیلادیں +

مراسلات

تثلیث فی التوحید و توحید فی التثلیث

نور کے شعاع کا ایک حصہ لیمپ کی چمنی کے جوف میں ہوتا ہی۔ دوسرا حصہ چمنی کے اندر۔ اور تیسرا حصہ چمنی کے باہر۔ اور پھر بھی شعاع ایک ہی نہ تین۔ کیونکہ وے حصے ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ گو ان تینوں حصوں کے نام۔ مقام۔ اور کام الگ الگ ہیں نور کی صفتوں میں وے تینوں باہم برابر اور ایک ہیں +

چمنی کا ٹوٹ جانا شعاع کو نہیں توڑ سکتا۔ مسیح کے جسم کے ٹوٹنے سے اسکی الوہیت نہیں ٹوٹی +

چمنی نور کو تاریکی نہیں بنا سکتی۔ بیگناہ جسم میں ظاہر ہونے سے خدا کے خدا ہونے میں کچھہ فرق نہیں آتا +

چمنی اگر شفاف نہ ہو تو خود منور ہونے اور دوسروں کو روشن کرنے سے محروم رہ سکتی ہی +

مسیح کا جسم گناہ سے بالکل پاک و صاف تھا اور یوں شفاف تھا۔ خدا جو محبت اور صداقت کا نور ہی اسمیں سے ہو کر نکلا اور جہان کو روشن کیا۔ "ہی خدا نور محبت مظہر اُس کا ہی مسیح"۔ "ہمکو حق نے اپنی صورت آ کر دکھلائی نہیں +

خدا کے منکر اور گنہگار آدمی کا دل مثل مٹی کی چمنی کے ہی جسمیں نور کو جگھہ نہیں۔ لیکن عیسیٰ اور اُسکے خون میں دھوے ہوؤں کا دل مثل گلاس کی شفاف چمنی کے ہی جسمیں کہ محبت کا نور داخل ہوتا ہی۔ اور جہان کو روشن کرتا ہی +

"خدا نور ہی اور اسمیں تاریکی ذرا بھی نہیں" ۱ یوحنا ۱/۵

"ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھہ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھہ تھا۔ سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اسکے ہوئی۔ زندگی اُسمیں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی۔۔۔۔۔۔ حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔ وہ جہان میں تھا اور جہان اُس سے موجود ہوا اور جہان نے اُسے نہ جانا۔۔۔۔۔۔ اور کلام مجسم ہوا اور وہ فضل و راستی سے بھرپور ہوکے ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا"۔ یوحنا ۱-۱ سے ۱۴ +

"اور جب پنتیکست کا دن آیا تھا وے سب ایک دل ہوکے اکٹھے ہوئے اور ایکبارگی آسمان سے ایک آواز آئی جیسی بڑی آندھی چلے۔ اور اُس سے سارا گھر جہاں وے بیٹھے تھے بھر گیا اور انہیں جدی جدی آگ کی سی زبانیں دکھائی دیں اور انمیں سے ہر ایک پر بیٹھیں تب وے سب روح قدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں جیسے روح نے انہیں بولنے کی قدرت بخشی بولنے لگے"۔ اعمال ۲-۱ سے ۴ +

بیٹا باپ سے نکلا یوحنا ۱۶-۲۸- روح القدس باپ سے نکلتا ہی۔ یوحنا ۱۵-۲۶- باپ روح القدس بیٹے کے نام سے بھیجتا ہی۔ یوحنا ۱۴-۲۶- جو خدا باپ کی روح ہی وہی بیٹے کی بھی ہی۔ رومیوں ۸-۹ و گلتیوں ۴-۶ +

مسیح نے فرمایا "میں اور باپ ایک ہیں"۔ یوحنا ۱۰-۳۰ +

"تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں۔ باپ۔ اور کلام (مسیح) اور روح القدس اور یہہ تینوں ایک ہیں"۔ ۱ یوحنا ۵-۷ +

"مینے تجھکو غیر قوموں کے لئے نور بخشا کہ تجھ سے میری نجات زمین کے کناروں تک بھی پہنچے"۔ یسعیاہ ۴۹-۶ +

"تب یسوع نے پھر انہیں کہا جہان کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا ہی اندھیرے میں نہ چلیگا بلکہ زندگی کا نور پاویگا"۔ یوحنا ۸-۱۲ +

"اے تو جو سوتا ہی جاگ اور مُردوں میں سے اُٹھہ کہ مسیح تجھے روشن کریگا"۔ افسیوں ۵-۱۴ +

راقمہ ایک پنجابن عیسائی
از ترنتارن

جناب ایڈیٹر صاحب سلامت باشند

تحریر ذیل کو اگر نوازش سے اخبار کے کسی گوشہ میں جگھہ دیجائے تو خالی از فائدہ نہ ہوگی۔

وہو ہذا

اس نیازمند کو اکثر مسیحی منادوں کے مجمع میں حاضر ہونیکا اتفاق پڑتا ہی طرح طرح کے متکلمین دیکھنے میں آتے ہیں اور قسم قسم کے کلام سُنے جاتے ہیں بعض واعظوں کا طرز کلام ایسا سحر بیان ہوتا ہی کہ راہ چلتے کا بھی کھڑا ہوکر سننے کو

ہی چاہتا ہی اور بعض حضرات کا طریق بیان ایسا نفرت انگیز ہوتا ہی کہ بمبالغۃً مکان کی چڑیاں تک بھی بھاگ جاتی ہیں۔ چنانچہ ۱۹۔ اکتوبر اتوار کے روز شام کو مشن سکول سہارنپور میں ایک پادری صاحب اور چند طلبہ مدرسہ علم الٰہی کے تشریف لائے حسب معمول گیت گایا گیا دعا ہوئی پھر ایک طالب علم نے بائبل کی چند آیتیں پڑھکر ایک تمثیل پر کچھ بیان کیا۔ اور ایسے دلچسپ اور پسندیدہ طور پر مطابقت دی کہ سامعین عش عش کرتے رہ گئے اور محظوظ ہوکر دیر تک سنتے رہے۔ اور جاتے وقت بھی تعریف کرتے گئے۔ پھر دو روز کے بعد شام کو پادری کیلسو صاحب مع چند منصلین کے رونق افروز ہوئے پادری صاحب موصوف نے دُعا اور گیت کے بعد ایک منّاد کو اشارہ کیا تو اُسنے اُٹھتے ہی ایسے ایسے غیر مستحسن الفاظ کا استعمال کیا کہ اکثر سامعین مجبور ہوکر لاحول پڑھکر بھاگ نکلے اور بعض تو گالیاں دیتے جاتے تھے اگرچہ اُن الفاظ کا تحریر کرنا خالی قباحت سے نہیں تاہم چند فقرے بطور نمونہ گذارش کئے جاتے ہیں شاید کسی کو عبرت ہو اُنکا طرز کلام یہہ تھا ٭

کل انسان گنہگار ہیں بلکہ جتنے پیغمبر ہی دیوتا گذرے ہیں سب گنہگار تھے آدم جو ہم سب کا باپ ہی گنہگار تھا کیونکہ اُسنے خدا کا حکم توڑا اور نافرمان ہوا۔ موسیٰ جسکو محمدی لوگ بڑا نبی مانتے ہیں اور ہم بھی مانتے ہیں بڑا پاپی تھا کیونکہ اُسنے ناحق ایک شخص کو قتل کر ڈالا اور خونی بنا۔ ابراہیم بڑا گنہگار تھا کہ اُسنے اپنی جورو کو بہن بنالیا تھا۔ داؤد جسکو بڑا نبی مانتے ہیں میں بلاخوف وخطر کہتا ہوں کہ گنہگار تھا۔ کیونکہ زنا کیا اور زانی بنا۔ علیٰ ہذ القیاس محمد صاحب بھی گنہگار تھا اور رام لچھمن وغیرہ تو مہا پاپی تھے اُنکا ذکر تو کچھ ضرورت نہیں خود اُنکی کتابوں سے ثابت ہی وغیرہ وغیرہ۔ اَب منصب مزاج مسیحی صاحبان خود انصاف کریں کہ ان کلمات کی ضرورت ذکر کیا ہی گو آپ کے نزدیک فی الحقیقت یہہ مسایل درست ہیں مگر بجز دلشکنی اور رنج دہی غیر قوم کے اسکا نتیجہ کیا ہی اگر آپ کسی کے پیشوا کو گالیاں دینگے وہ آپکے رہنما پر حملہ کریگا۔ اگر آپ کسی کی کتاب کو معیوب ٹھہرائینگے وہ آپکی کتاب کو ناقص بتائیگا۔ شعر

بدنہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سُنے
ہی یہہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

اور یہہ فارسی قطعہ کیا خوب ہی قطعہ

ہر بدکہ بخود نمے پسندی ٭ باکس مکن اے برادر من
گر بادر خویش دوستداری ٭ دشنام مدہ بمادر من

بندہ کی ناقص رائے میں تو بہتر یہہ ہی کہ بجای ایسے کلمات کی عوض اپنے خداوند کی پاکیزگی کا بیان کرے اُسکی الوہیت کا ثبوت دے نجات کی بشارت سُنا دے۔ اور اگر کوئی مولوی صاحب واعظ ہو تو خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اپنے حضرت کی رسالت کا ثبوت دے امر بالمعروف نہی عن المنکر میں مشغول ہو۔ اور اگر کوئی پنڈت صاحب ہو وے تو چاہئے کہ اپنے مذہب کی خوبی اور منجانب اللہ ہونیکا تذکرہ کرے پند و نصایح میں ساعی ہو۔ نہ یہہ کہ تعصب کا لٹھ ہاتھ میں لیکر ایک دوسرے کے پیشواؤں پر حملہ آور رہیں۔ جی چاہتا تھا کہ کچھ زیادہ لکھوں مگر طوالت کے خوف سے قلم رُک گیا کہ مبادا اندراج اخبار سے رہ جائے۔ مختصر گذارش یہہ ہی کہ کوئی صاحب اسپر شکر رنجی نہ فرمائے اور گستاخی معاف کیجائے کیونکہ عیسویت کا اصل اصول یہہ ہی کہ انسان محبت رفاقت نرمی خوش اخلاقی خوش کلامی تحمل فروتنی اختیار کرے ٭

اَب میری آخری دعا یہہ ہی کہ خداوند کریم اپنی عنایت شاملہ سے ہر فرد بشر کو اپنی اصلی شناخت بتلا دے تاکہ سب کے سب اسی رہبر و سالک کے اُسکو منجی اور معبود حقیقی جانیں آمین ٭

راقم

سراپا نیاز شیر باز متعلم مشن اسکول سہارنپور۔

گلدستہ سفیر پنجابی اور زہیر

داگرچہ مناسب سمجھا گیا تھا کہ گلدستہ کی نسبت اور کچھ نہ لکھا جائے مگر شالوی صاحب کا ایک مضمون بعنوان "گلدستہ سفیر پنجابی اور زہیر" ہمارے پاس تاکیداً برائے اندراج پہنچا ہی جسکو ہم بغیر اپنی فی الحال کچھ رائے ظاہر کئے بلا کم وکاست درج اخبار کرتے ہیں اور اُسپر آزادانہ اظہار رائے کرنا بھی ایشیائی شعرا کا حق سمجھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ گلدستہ میں نہ صرف سہو کاتب بلکہ سہو وغلطی مصنف بھی ضرور ہیں جو ابھی تک بجز مصنف کے دوسروں کو معلوم نہیں اور اُنکی تصحیح سیکنڈ اڈیشن میں ضرور ہوگی۔ مگر شالوی صاحب کی اس تحریر میں چند باتوں سے ہماری رائے بمجبوری مخالف ہی۔ اور اتنا کہنا سرِدست نامناسب نہیں جانتے کہ اگر شالوی صاحب نے راجپوتانہ کے ویران بیابانوں میں اُس گھانس کو جسے وہاں کے لوگ سراب کہتے ہیں دیکھا ہوتا تو عربی وفارسی لغات میں معنی ڈھونڈھنے کی تکلیف نہ اُٹھاتے گلدستہ ردیف وار کل ردیف کی غزلیں نہ ہونیکے باعث نہیں لکھا گیا۔ حاشیہ کے معنوں کی نسبت بحث فضول ہی۔ اپنے کلام کی تعریف سے خوش ہونا اور حرف گیری ونکتہ چینی سے ناخوش ہونا مسیحی شاعر کا جو خداوند کا مدّاح ہو کام نہیں ہی ٭

ایڈیٹر

ڈیر ایڈیٹر

۹ - اکتوبر کے پرچہ میں "التفات بر گلدستہ سفیر" اور ۲۳ - کے پرچہ میں "تحریر بر گلدستہ سفیر" ہماری نظر سے گذری ان دونوں کے پڑھنے سے چند خیالات ہمارے دل میں پیدا ہوئے جنہیں ہم ظاہر کرتے ہیں +

سب سے پہلے ہمارے پنجابی دوست نے گلدستہ سفیر اور مصنف گلدستہ سفیر کی تعریف کرنے میں مبالغہ سے کام کیا ہی اور بعدہٗ اپنا حق ریویو نویسی پورا کیا - اُمید ہی کہ ہمارے اس ریمارک سے ہمارے دوست رنجیدہ نہ ہونگے - کیونکہ گلدستہ سفیر میں چند ایسی غلطیاں ہیں جنکو ہم سہو کاتب نہیں کہہ سکتے - بلکہ جنسے مصنف صاحب کی لیاقت پر حرف آتا ہی - چنانچہ اُنمیں سے ایک دو موقعے پیش کرتے ہیں - دیکھئے چودھویں غزل دوسرا شعر مصرع دوم میں جو لفظ سراب کے معنی "ایک قسم کی گھاس" لکھا ہی - اور پھر تاکید کے لئے فٹ نوٹ میں لکھا ہی کہ "سراب ایک قسم کی گھاس کو کہتے ہیں جو اکثر گرمی کے موسم میں دھوپ کیوقت ایسا لہراتا ہی کہ جنگل میں ہرن اور اکثر پیاسے مسافر اُسکو پانی جانکر دھوکا کھاتے ہیں" ہم نے تو آجتک یہہ معنی کبھی نہ سُنے تھے - اس جملہ کو پڑھتے ہی ہمنے عربی فارسی لغاتوں میں ڈھونڈا - مگر ہرگز یہہ معنی نہ پائے - ہم مصنف رسالہ ہذا سے ملتمس ہیں کہ آپ مہربانی کرکے ہمکو بتائیں کہ اس لفظ کے معنی آپنے کس لغات سے لئے ہیں - ہم نہایت ہی مشکور ہونگے +

پھر غزل بیس تیسرا شعر اول مصرع - "دنیا میں کون ایسا ہی عصیان کا مریض" - واضح ہو کہ لفظ عصیاں میں نون موقوف ہرگز نہیں پڑھ سکتے - ہمیشہ نون غنہ ہوگا - پر اگر اس موقع پر نون غنہ سے پڑھیں تو سکتہ پڑجاتا ہی - پھر غزل تینتیس چھٹا شعر مصرع اول دیکھئے بہت ہی بُرا ہوگیا ہی +

کون صاحب فہم ان غلطیوں کو سہو کاتب کہینگے

غرض ہم اپنے پنجابی بھائی کی بعض باتوں میں جو اُنہوں نے گلدستہ مذکور کے بارہ میں لکھی ہیں متفق نہیں ہوتے +

۲۳ - اکتوبر کے نورافشاں میں زہیر صاحب کی "تحریر" ہماری نظر سے گذری - ہم نہیں جانتے کہ اس تحریر سے اُنکی کیا مراد ہی - اگر اُنکا مطلب اس سے تقریظ کا ہی تو اُنکی تحریر تقریظ سے بھی بڑھ گئی ہی اور اگر ریویو سے غرض ہی تو ہم دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ زہیر صاحب اتنا نہیں جانتے کہ ریویو نویسی کس چڑیا کا نام ہی - اسوقت ہم کو ریویو نویسی کے معنوں سے بحث نہیں فقط ایک بات کا لکھنا ضروری سمجھتے ہیں کہ زہیر صاحب نے اس تحریر کی ایک تہائی تو مصنف صاحب کی تعریف اور دو تہائی پنجابی کی تائید و تردید میں صرف کی ہی - اُنکی تائید میں تو ہم بھی متفق ہیں مگر اُنکی تردید قابل اعتراض ہی - کیونکہ جو اعتراض پنجابی صاحب نے حاشیہ پر معنی لکھے جانے پر کیا ہی بالکل بجا ہی - کہ جو صاحب ایسے ایسے آسان لفظوں کے معنی نہیں سمجھ سکتے تو اشعار پڑھ کسطرح سکینگے - اور اگر نظم درستی کے ساتھ نہ پڑھ سکیں تو معنی کسطرح سمجھینگے - کیونکہ نظم کا درست پڑھنا گویا آدھا سمجھ لینا ہی - ہمارے خیال میں تو اسطرح معنی درج کرنے سے گلدستہ کی آدھی قدر رہ گئی ہی - ان سب پر ہمکو اسبات کا تعجب ہی کہ زہیر صاحب نے مصنف صاحب کی صحیح غلطیوں کو بھی تعریف سے بدل دیا - معلوم ہوتا ہی کہ زہیر صاحب خود بھی وہ غلطیاں نہ سمجھے تھے - سچ ہی -

دعوئ شعر و سخن کرتے ہیں لاکھوں شاعر
پر یہاں حسن شناسان سخن تھوڑے ہیں

ہمارے پنجابی دوست نے گلدستہ کے ردیف وار ترتیب دئے جانیکی نسبت تحریک کیا تھا - جسکا نہ تو مصنف صاحب ہی نے کچھ جواب دیا اور نہ زہیر صاحب ہی نے تائید و تردید کی - ہمارے خیال میں بھی ردیف وار ہونا چاہئے - نہیں تو بقول ہمارے دوست کے "مزہ آدھا رہ جاتا ہی یا یوں کہیے کہ آپ انگور میں نمک پڑجاتا ہی +

راقم

آزاد مرد ہوں اور میرا مسلک ہی صلح کل
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے

(شالوی)

برماول کی مشہور دیوی اور اُسکا پجاری

جناب ایڈیٹر صاحب

ازراہ عنایت سطور ذیل کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں درج فرماکر بندہ کو ممنون احسان بنائیے +

ناظرین کو واضح ہو کہ برماول ایک چھوٹا سا قصبہ ہی جو ریاست سیلانہ ملک مالوہ سے تعلق رکھتا - اگرچہ یہہ قصبہ دیگر اور قصبات سے چھوٹا مگر اُنکی نسبت زیادہ مشہور ہی سبب اسکا یہہ ہی کہ اسمیں ایک مندر دیوی کے نام سے مشہور ہی جسکے باعث تمام گرد و نواح کے قصبات اور بیرونجات سے لوگ دیوی کا درشن کرنیکو آتے ہیں اور لوگوں میں مشہور ہی کہ دیوی ایسی سچی ہی کہ خواہ کسی بات کی بابت اُس سے دریافت کریں اُسی وقت جواب دیتی ہی - اس مندر میں ایک شخص جو عنقریب پچاس برس سے اس مندر کا پجاری تھا بسبب ضعیف العمری کے اپنی خدمت اپنے بیٹے کو سپرد کر آپ آرام سے اپنے دن کاٹنے لگا - یہہ خدمت اُسکو بھی اُسکے باپ سے میراث میں ملی تھی - دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ پانچ پشتوں سے اُنکے خاندان میں دیوی کے مندر کی خدمت چلی آتی تھی - جب اس شخص نے پچاس سال کی خدمت کے بعد اپنی خدمت اپنے بیٹے کو جسکی عمر قریب ۱۶ سال کے تھی سپرد کی تب سے اس لڑکے کا دستور تھا کہ بلاناغہ ہر روز بوقت دوپہر اُس دیوی کے مندر کو جاتا اور پوجا کرکے واپس آتا - مگر ۱۶ - اکتوبر ۱۸۹۰ء کو جب وہ حسب معمول گھوڑے پر سوار ہوگیا اور اپنے نوکر کو حکم دیا

کرو میرے پیچھے آنا نوکر بموجب حکم کے اُسکے پیچھے روانہ ہوا اور جب مندر کے نزدیک پہنچا تو دیکھا کہ گھوڑا درخت سے بندھا ہی مگر سوار ندارد وہ اس خیال سے کہ شاید وہ مندر میں پوجا کر رہا ہوگا گھوڑے کے نزدیک بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُس لڑکے کا خسر اسطرف سے گذرا تو نوکر سے دریافت کیا کہ لڑکا کہاں ہی اُسنے جواب دیا کہ شاید اندر پوجا کر رہا ہوگا جب اُسنے اندر جاکے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لڑکا وہاں بھی نہیں ہی۔ دوبارہ نوکر سے دریافت کیا کہ لڑکا تو وہاں بھی نہیں ہی تم بتلاؤ کہ کہاں گیا۔ نوکر بیچارہ حیران ہوکر بولا کہ مجھکو مطلق خبر نہیں کیونکہ جب میں یہاں آیا تو صرف گھوڑے کو درخت سے بندھا پایا۔ اسپر اُسنے کہا کہ اچھا گھوڑے کو لگام چڑہا اور میں اُسکی تلاش اِدھر اُدھر کرونگا جب نوکر لگام کی تلاش کرنے لگا تو لگام بھی ندارد اسپر وہ اور بھی متحیر ہوے چاروں طرف نظر دوڑائی اتفاقاً درخت پر لگام بندھی ہوئی نظر پڑی تھوڑی دیر اسبات پر سوچ کی کہ کسنے اس لگام کو درخت پر باندھا اتنے میں چند آدمی جمع ہوئے اور اِدھر اُدھر تلاش کرنے لگے اُنمیں سے کسی ایک نے معلوم کیا کہ نزدیک ہی ایک جھاڑی کے پاس کوئی شخص مُردہ پڑا ہی جب لڑکے کا خسر وہاں گیا تو معلوم کیا کہ یہہ میرا ہی داماد جس کا مارا پڑا ہی بہت آبدیدہ ہوا اور اُسکے گلے کو اُٹھا کر دیکھا تو رسّی کا نشان پایا تب لگام کے لٹکانے کا خیال رفع ہوا۔ لڑکا زیورات طلائی ونقرئی سے آراستہ تھا اسواسطے کسی شخص یا چند شخصوں نے ملکر اُسکو لگام میں لٹکا کر پھانسی دیکر مار ڈالا جب یہہ خبر اُسکے باپ یعنی اُس بُڈھے کو جو پچاس برس دیوی کی پوجا کر چکا تھا پہنچی تو بدحواس ہوکر مندر پر آیا اور دیوی کے مندر میں جاکر دیوی سے عرض کی میرا بیٹا تو مرگیا اور آپ کی خاطر مارا گیا اور جو کچھ ہوا سو ہوا مگر مجھکو اتنا بتا دیجئے کہ میرے بیٹے کو کس نے مارا۔ اسیطرح سے اُسنے تین دن اور تین رات گذاریں کہ دیوی بتلاوے گی کہ کسنے میرے بیٹے کو مارا مگر کچھ جواب نپایا اور وہ شخص گھڑی بھر بھی وہاں سے نہیں ہٹا۔ مگر جب تین دن اور تین رات اسکو بھوکے پیاسے اس مندر میں گذرے اور دیوی نے کچھ جواب نہ دیا تو دیوی کو محض ایک بیجان پتھر جانکر کلہاڑی سے اُسکا کام تمام کیا اور ایک ایک ضرب پر کہتا تھا کہ مانا اگر تجھ میں کچھ گن ہی تو بتلا کہ میرا بیٹا کیونکر مارا گیا۔ یہانتک کہ اُس سنگی مورت کا نام ونشان اسجگہ سے مٹا دیا۔

اے ہندو بھائیو اس سے نصیحت سیکھو کہ اُس شخص نے جو پچاس برس اُس بت کی پوجا کر چکا تھا اور باپ دادوں سے وہ خدمت پائی تھی اور اپنے بیٹے کو بھی سونپی اور جب اُسنے دیوی کا امتحان لیا تو کیسا پایا اور اسنے اُسکو سراسر جھوٹا اور صرف ایک پتھر جانکر فوراً پاش پاش کر ڈالا اور آپ سبکو یہہ بتلایا کہ سب بت صرف وہی چیز ہیں جس سے بنے ہیں خواہ سنگ یا لکڑی وغیرہ۔

اُس لڑکے کے قاتلوں کی مسٹر جے ایس بلنٹن صاحب تحصیلدار تحقیقات کو گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہہ جگہہ شہر رتلام سے دس کوس جانب جنوب واقع ہی اگر ہمکو وہاں جانیکا موقع ملا تو ہم ناظرین کو اُس مندر کی اور بھی سیر کرائینگے۔

راقم احمد شاہ از رتلام

صاحب ایڈیٹر نور افشاں تسلیم۔

غور طلب برائے مشنری صاحبان راجپوتانہ۔

اب قریب قریب وہ ایام آئے ہیں کہ جنکی نبوت شعیاہ نبی نے باب ۵۵۔ آیت ۱۰و۱۱ میں کی تھی لہذا لازم ہی جبتک فرصت ہی ہم اپنے کاموں کو بخوبی کریں۔ اگرچہ بڑے بڑے شہروں و قصبہ جات جہاں پر بگھی گھوڑوں کا آسانی سے سرپٹ ہو وہاں پر و نیز اُنکے گرد نواح کے دیہات و مواضعات میں ہمارے نجات دہندہ کی انجیل عرصہ سے سنائی جاتی ہی اور سب کام ہوتے رہتے ہیں۔ مگر تو بھی ایسے ایسے قصبہ جات جو اس احقر کی نظر سے صرف ایک دو دفعہ اُن اطراف میں جانے سے گذرے جنکے لوگوں کو یہہ بات بھی ابھی تک معلوم نہیں کہ عیسائی کون لوگ ہوتے ہیں۔ تو خیال نے یہہ ہی جچایا کہ وے ابھی تک آفتاب صداقت کے نور سے محروم ہیں۔ اگر ایسے موضعات کا نام دریافت کیجئیگا تو تھوڑی ہی دور میں پچاسوں شمار میں آوینگے۔ خداوند نے حکم دیا کہ ہر مُلک کو آسمان کی بادشاہت کی خوشخبری دیجائے۔ فی زماننا جو اُسکے خادم ہیں اُنکی خدمت اوّل یہہ ہی کہ اُسکے نام کی سبکو بشارت دیں۔ گویا اُسنے حکم فرمایا کہ میرے نام کے مناّدوں کو لازم ہی کہ ہر ایکشخص کے کانوں تک پہنچا دیں۔ دور نہ جائیے میواڑ ہی میں جو قریب سو کوس لنبا ساٹھ کوس چوڑا ہی بالکل خالی پڑا ہی۔ بعض بعض مواضعات و قصبہ جات میں جہاں مشنری صاحبان نے گاہے ایام سرما میں اُن دیہات کے قریب گذر کیا ہو تو ہو ورنہ خیر صلاح۔ تو کیا اس سے یہہ لازم نہیں آسکتا کہ تخم زمین میں پھینک دیا جائے اور پانی نہ دیا جاوے؟ شاید بہت سے نازہ دم صاحبوں کا یہہ جواب ہوگا کہ یہہ ممکن نہیں کہ دیہہ بدیہہ اور موضع بموضع مشنری مقرر ہو جائیں۔ درست لیکن کیا بغیر مشنریوں دیہات میں کام نہیں چلتا؟ اگر ہر سٹیشن سے جہاں مشن ہی* دو دو چار چار دسٹرکٹ پریچر مقرر کئے جائیں کہ اُنکے بستر وغیرہ کیواسطے

---

* ہمارے نامہ نگار کی درخواست کہ دیہات میں زیادہ انجیل کی بشارت دیجائے درست ہی لیکن وہ اُن آدمیوں سے بہم پہنچنے کی مشکلات کو جو اس خدمت کے لائق ہوں نظر انداز کرتے ہیں۔ ایسی خدمت کے کرنیوالوں کا ملنا تو آسان ہی جیسا کہ بہت لوگ تنخواہ کے لئے گورنمنٹ کی نوکری کرنا چاہتے لیکن معقول تعلیم یافتہ ایسے اشخاص کا بہم پہنچانا جو روح القدس سے معمور ہوں اور اپنی ہر ایک دُنیوی اُمید منفعت کو اپنے ہموطنوں کی ہلاک ہوتی ہوئی روحوں کے بچانے پر تصدق

صرف ایک جانور کافی ہو۔ نہ کہ فٹن بھی اور زین گھوڑا بھی ہو۔ وہ لوگ ایسے ایسے قصبہ جات میں گھومتے پھرتے انجیل کی بشارت دیں گے کام آٹھ ماہ تک کہ جو ایام بارش نہیں ہیں اور ممکن ہو تو برسات میں بھی کام کریں۔ تو عجب نہیں ہے کہ ہر ایک دیہہ و قصبہ خداوند عیسیٰ کی خوشخبری سے واقف ہو کر اور ایمان لا کر دوزخ کے عذاب سے بچ جائے۔ اور اسمیں بہ نسبت سکولوں و کالجوں کے زیادہ صرف نہیں ہوگا۔ یہہ کام خوب اور نفع بخش ہوگا۔ اور جلد تر پھل بھی ظہور میں آئیگا۔ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے ایک دفعہ ہی اُنکی شیریں آواز کو سُنا اور پھر ترستے ہیں۔ لیکن موقعہ نہیں پاتے۔ خداوند ہمارے کالجوں و سکولوں کے امتحان کی بابت اور پاس کرانے کی بابت کوئی نیکی یا بدی ہمارے ذمہ نہیں لگائیگا۔ کہ سال و رسال مڈل میں کتنے پاس ہوئے اور انٹرنس میں کتنے۔ بلکہ اکثر دیکھا گیا کہ جو لوگ دیگر اقوام مشن سکولوں کے تعلیم یافتہ یا زیر سروس آئے ہیں۔ زیادہ تر دشمن ہو کر بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔ روز روز دیکھتے ہیں کہ انہیں سے لوگ کہیں تو (گورکشنی سبھا کے) پریچر مقرر کرتے ہیں۔ اور گانوں گانوں بھیجتے۔ اور کہیں کسی مخالف مجلس کے واعظ ٹھہراتے ہیں۔ دیانند نے جبکہ اپنا نیا مت پھیلایا اُسنے جبتک کہ اُسکے پاس زور نہ تھا وہ پنڈتوں کے سٹیشن باندھکر یہہ کام نہیں کیا۔ گانوں گانوں شہر شہر میں سفر کرتا اور لوگوں کو ترغیب دیتا پھرا۔ شاکیہ مونی گوتم بدھ نے بھی سفر کرکے منادی کی۔ ہاں شاید کوئی صاحب کہینگے کہ کیا ہم دورہ نہیں کرتے ہیں؟ ہاں صاحب بہت دورے کرتے ہیں۔ ٹھیک موسم سرما میں صرف ایک دو ماہ تک۔ دن میں چار دفعہ کھانے والے کو مہینے میں ایک دفعہ

بقیہ٭۔ کرنی آسان امر نہیں ہو۔ تاہم جبتک اس قسم کے لوگ مقرر نہ کئے جائیں بہت کم فایدہ کی انتظاری انکے کام سے تجربے سے ہو سکتی ہی۔

(ایڈیٹر)

کھانے سے کیا ممکن ہو کہ اُسکی قوت و جسم بنے رہیں۔ ہزاروں روپیہ سکولوں میں خرچ ہوتا جن سے آجتک کچھ معتدبہ فایدہ روحانی ظہور میں نہیں آیا۔ بلکہ نقصان٭۔ تو پھر کیوں؟ سو بہتر تو یوں ہی کہ پریچر بہ نسبت ٹیچروں کے بڑہائے جائیں اور ممکن ہو تو ایک ایک عیسائی گھرانا ایسے قصبہ جات میں رکھا جائے۔ پنجاب میں گانوں گانوں پریچر اور پاسٹر ہیں اور کئی گانوں کے گانوں روشنی میں داخل ہو چکے ہیں۔ اُمید کہ مشنری صاحبان راقم کی تانہ خیال فرما کر جلد اسطرف توجہ کرینگے اگر یہہ انتظام ہو جائے تو اُمید ہی کہ بہت جلد آپ لوگ اسکے نتیجہ کو دیکھینگے۔ اور اسطرح سے ہم بہت سی جانوں کو اپنے پیارے خداوند کی پاک بُلاہٹ سے آگاہ کر کے ایک بھاری عمارت اُسکے جلال کیواسطے تیار کرینگے۔ کہ ہماری زندگی کی خاص خوراک یہہ ہی ٭

آپکا نیازمند آر سی کے بی کیپ نیچ۔

سنٹرل انڈیا

واقعات اور آرائیں

ایک معزز نامہ نگار لکھتے ہیں کہ ایڈیٹر صاحب آپ دُعا کریں کہ خدا ہمارے عزیز محمدی رشتہ داروں اور تمام دیگر محمدیوں کے دل کی آنکھیں کھولے کہ وہ قرآن سورہ بنی اسرائیل ع ۷۔ آیت ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔ کے معنی یوں سمجھیں کہ جو کوئی اس جہان میں خدا کو مسیح میں مجسم نہ دیکھیگا آخرت کو بھی خدا کے دیدار سے محروم رہیگا۔ اور سخت گمراہ اندھا ہوگا۔ بہت محمدی تو جہالت اور غفلت کی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور جو خدا کی تلاش میں ہیں وہ بھی اندھوں کی مانند ٹکراتے ہیں۔ کبھی ہمہ اوست کہتے کبھی پیر و محمد میں کبھی کہیں ٹٹولتے پھرتے ہیں۔ نور کہیں نہیں ملتا کاش کہ مسیح جو آفتاب صداقت ہی آپ ان کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈھے اور اُنکے دل میں آکر کہے خداوند کی روح مجھپر ہی اُسنے اس لئے مجھے مسیح کیا کہ غریبوں کو خوشخبری دوں مجھکو بھیجا کہ ٹوٹے دلوں کو درست کروں قیدیوں کو چھوٹنے اور اندھوں کو دیکھنے کی خبر سناؤں جو بیڑیوں سے گھایل ہیں اُنہیں چھوڑاؤں اور خداوند کے سال مقبول کی منادی کروں ٭

٭ نقصان تو نہیں ہاں جیسا انتظار تھا ویسا فایدہ نہیں ہوا۔ ایڈیٹر

مہذب لکھنؤ ۱۵ اکتوبر وہاں کے سُنی و شیعوں کے مشہور تنازعہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ "ہندوستانی نے اپنی اس غلطی کی اصلاح کرنیکی تو کوشش کی کہ درگاہ شاہ مینا کے جلسہ میں عوام اور رزیل نہیں شرفائے اہل سنت جمع تھے مگر ابھی اسکا حال اُسے معلوم نہیں کہ حاضرین کا شمار بیان کرنے میں وہ بھولتا ہی۔ تین ہزار نہیں بلکہ پچیس ہزار اہل سنت جمع تھے۔ یہہ بھی جھوٹ کہتا ہی کہ ڈپٹی کمشنر نے شیعوں سے کتابیں لے کے غرق کردیں۔ بلکہ خود شیعوں نے مصلحت سمجھ کے بغیر حکم عدالت وہ کتابیں حاضر کردیں۔ اور اس خبر کی تصحیح کا بھی وہ ذمہ وار ہی کہ پنجشنبہ کے روز سنیوں نے سزا کی درخواست عدالت ڈپٹی کمشنر میں دی تھی مگر وہ داخل دفتر کی گئی۔ افسوس لوکل مشہور خبروں میں ایسی غلطی۔ سنیوں کیطرف سے کوئی درخواست نہیں دی گئی۔ ہاں غالباً نگرانی کی درخواست صاحب کمشنر لکھنؤ کی عدالت میں دیجائیگی ٭

بنگال کے مسلمان اس تجویز کے مخالف ہیں کہ شادی مسلمان کی رجسٹری ہوا کرے۔ وہ کہتے ہیں غریب لوگ کیا کرینگے۔ جنکے پاس رجسٹری کا خرچ نہ ہوگا وہ معذور ہوگا۔ تو پھر کیا بے رجسٹری نکاح کی اولاد حرام سمجھی جائیگی۔ اسیواسطے رجسٹری کی قید واہیات ہی ٭

تیوہار دسہرہ کی نسبت مہر سنگھ سہائے کی رائے ہی کہ "اہل ہنود کیواسطے یہہ موقعہ جنگ آزمائی یعنی والنٹیر کا مقرر ہی۔ گو سرکار نے ہتھیار باندھنا منع کیا ہوا ہی تاہم اکثر شائقین مصنوعی ہتھیار باندھتے ہیں گویا اپنا طریقہ والنٹیر کا قایم رکھا ہوا ہی۔ چونکہ از روئے عقاید مذہبی دسہرہ کے دن اہل ہنود کو ہتھیاروں کا باندھنا لازمی ہی اسلئے ہم سب کو ملکر گورنمنٹ سے رام لیلا کے دنوں میں ہتھیار باندھنے کی اجازت حاصل کرنی چاہیے یعنی ان دنوں میں والنٹیر بننے کی اجازت دیجائے" درخواست تو اگر آپ کی رائے درجہ پذیرائی حاصل کرے تو مزیدار لطیفہ ہی۔ مگر آپ محمدیوں کے محرم کو کیوں بلادلیل تیوہار قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ انکے نزدیک بھی یہہ جنگ آزمائی کا موقعہ ہی۔ مثل مشہور ہی کہ محرم کے سپاہی رمضان کے نمازی اور ہولی کے بھڑوے۔ پس مناسب ہوگا کہ مسلمان بتقریب محرم اور ہندو بتقریب دسہرہ سب ملکر گورنمنٹ سے ہتھیار باندھنے کی اجازت حاصل کرنے اور والنٹیر بننے کی درخواست کریں گورنمنٹ ایسی معقول درخواست پر ضرور توجہ کریگی +

نیشنل کانگریس کی رائے سے عدم موافقت والوں کی نسبت کانگریس والوں کے برتاؤ میں پیسہ اخبار ناقل ہی کہ "بابو لال موہن گھوش جو کئی سال تک ہندوستان کیطرف سے انگلستان کے پارلیمنٹ میں ممبر منتخب ہوجانیکی امید میں ولایت میں کوشش کرتے رہے۔ جو اول درجہ کے فصیح سپیکر اور معاملات ہند سے پورے واقف ہیں جنکی لیاقت اور وکالت پر تمام بنگالہ کو ناز تھا۔ ہاں وہی بابو لال موہن گھوش کہ جنکو ایک مرتبہ ولایت سے واپس آنے پر بڑے بڑے لایق بابوؤں نے گاڑی کے آگے گھوڑوں کے بجائے جت کر انکو گاؤں میں لے گئے تھے۔ آج نیشنل کانگریس کے بعض امور سے ہمدردی نہ رکھنے کے باعث کانگریس کے اخبارات میں بے سمجھ اور نااہل بنائے جاتے ہیں۔ ایں شوراشوری یا ایں بے نمکی! +

ولایت کے ایک اخبار میں زار روس کی بابت انکا ایک قدیم ساتھی حسب ذیل خبر شایع کرتا ہی کہ "زار روس ایک انپڑہ آدمی ہی۔ اسکا خط بچوں کا سا ہی۔ اسکے مسودہ میں ہجوں اور صرف ونحو کی بہت غلطیاں ہوتی ہیں۔ وہ محل پیٹرو ہوف گیٹشینا میں رہنے کو ترجیح دیتا ہی خاصکر اس لئے کہ سینٹ پیٹرسبرگ سے وہاں تک ایک گھنٹہ کا راستہ ہی بظاہر اسکے قتل سے بچے رہنے کے لئے تسلی دیتا ہی۔ ہر گھنٹہ کے بعد اُس دیوار پر جو کئی میل لمبی چلی جاتی ہی سنتری بدلتے رہتے ہیں۔ ہر ایک سڑک پر اور راستوں میں بار بار پہرہ بدل ہوتی رہتی ہی۔ اور کسی کو ریلوے سٹیشن پر جانے یا پیٹرہوف کے پاس سے گذرنے کی پاس کے سوائے اجازت نہیں۔ سب کے بعد خفیہ پولیس محل کا ہر کونہ دن میں دو مرتبہ تلاش کرتی ہی" +

بقول عام بنگالہ میں اسبات کی عام شکایت ہی کہ خالص گھی کا ملنا روز بروز مشکل ہوتا جاتا ہی میونسپل کمیٹیوں کو اس بات کا انتظام کرنا واجب ہی۔ لیکن وہ چپکی بیٹھی ہوئی منہہ تاکا کرتی ہیں۔ اس سے آمیزش کرنیوالوں کی جرأت بڑھتی جاتی ہی۔ اور رعایا ناچار حیران اور ششدر ہی کہ کیا کیا جاوے۔ ہمارے نزدیک یہہ آفت نہ صرف بنگالہ میں بلکہ پنجاب میں بھی روز بروز ترقی پر ہی۔ لودیانہ کے بازار کے گھی کی کیفیت ہم گذشتہ نمبر میں بصیغہ لوکل لکھ چکے ہیں۔ اور منتظر ہیں کہ ہماری میونسپل کمیٹی جسکی حسن انتظامی کی نسبت ہم اچھا خیال رکھتے ہیں اس ضروری امر پر ضرور کچھ متوجہ ہوگی اور اُن کمیٹیوں میں جو چپکی بیٹھی ہوئی منہہ تاکا کرتی ہیں شمار نہ کیجائیگی +

جھنڈوارہ میں ایک مجہول لکڑہارے نے جو ہمیشہ بیمار رہتا تھا اس خیال میں کہ امید نہیں کہ میری نوجوان اور حسین بیوی میرے بعد بحالت بیوگی عمر بسر کرسکے۔ پس جبکہ وہ حسب معمول اُسکے ساتھ لکڑیاں جنگل میں جمع کر رہی تھی اُسنے یکایک کلہاڑی سے اُسکا کام تمام کیا اور پھر خود بھی اُسی جگہہ پھانسی لیکر مرگیا + سراج

ہمارے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ اس خبر کے سننے سے حیران ہونگے کہ ڈرائیبر رنڈل صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گورنمنٹ نے اس لئے ملازمت سے علیحدہ کردیا ہی کہ وہ اپنے نجات دہندہ کی خبر عام لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ گورنمنٹ نے فہمایش کی پر انہوں نے نہ مانا۔ کیا ہندو اور مسلمان کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ مسیحی دین کی مددگار ہی وغیرہ۔ مگر ہماری دانست میں صاحب موصوف کا سالویشن آرمی کی یونیفارم پہننا اور بحیثیت عہدہ دار گورنمنٹ انجیلی خدمت کرنا قرین مصلحت نہیں تھا۔ گورنمنٹ کے قواعد انتظام ملکی اور انجیلی بشارت کے کام میں امتیاز و تفریق کو ملحوظ رکھنا لازم ہی +

جنڈیالہ کے قریباً چار سو اشخاص نے چرچ مشنری سوسائٹی لنڈن کو ایک عرضی بدیں مضمون روانہ کی ہی کہ ڈاکٹر ایچ ایم کلارک صاحب کی غیر حاضری میں جبکہ وہ رخصت پر ولایت کو تشریف لے جاتے ہیں کوئی دوسرا میڈیکل مشنری انکی جگہہ کام کرنیکے واسطے روانہ کیا جاوے +

صاحب مہذب لکھنؤ بصیغہ لوکل خبر لکھتے ہیں کہ شیعہ سُنی کا جھگڑا کسی طرح نہیں طے ہوچکتا۔ تعجب ہی کہ آزاد نے نہ جانے اپنی کوٹھی میں کس سے پوچھ کے لکھدیا کہ دونوں فریق کو مسٹر میولاک کا شکرگذار ہونا چاہیے۔ اصلاح وہیں تک اچھی ہوئی ہی جہانتک اُسکو سچائی سے تعلق ہو۔ جو عظیم الشان جلسہ ہوا اسمیں ہم بھی تھے اور ہمارے دوست مشوق بھی تھے۔ اُسمیں اگرچہ ڈپٹی کمشنر صاحب کا ایک سرسری شکریہ ادا کیا گیا تھا مگر بلا اختلاف پاس یہی ہوا تھا کہ "ڈپٹی کمشنر صاحب نے اصل میں کچھ نہیں کیا ہمیں اپنا دعوی پوری سرگرمی کے ساتھ چلانا چاہیے۔ منشی اطہر علی صاحب نے دبی زبان سے ذرا مخالفت کی تھی مگر اُسکا نتیجہ جو ہوا وہ خود آزاد کو بھی معلوم ہی اور خود منشی صاحب کو بھی معلوم ہی۔ اگر آزاد نے آیندہ پھر کوئی ایسا

نوٹ دیا تو ہم صاف صاف حالات بتاوینگے۔ ہندوستانی جو اسوقت تک بالکل شیعوں کے فیور میں نہ تھا وہ بھی یہی لکھ رہا ہو کہ بالکل اتفاق نہیں ہوا۔ اور مسٹر میولاک کچھ نہیں کر سکتے۔ اور واقعی ڈپٹی کمشنر بہادر نے اس امر میں سوا اسکے کہ اپنے خیال میں ایک وقتی کارروائی کی اور کچھ نہیں کیا — سُنّی پبلک دعوی پر آمادہ ہو۔ لیکن آزاد اپنے خیالات کے آگے تمام سنیوں کی کارروائی مٹانے کے لئے پبلک کے سامنے ظاہر کرتا ہو کہ کوئی چندہ نہ دے۔ جہانتک ہمارا علم ہو ابھی تک چندے کا فنڈ نہیں کھولا گیا۔ ہاں خاص خاص لوگوں سے پرایوٹ تحریک کی گئی ہو تو اُسکی اور بات ہو۔ لیکن اہل سنت جب دعوی کرنے پر آمادہ ہیں تو شاید اُنکو چندہ لینے پر ضرور مجبور ہونا پڑیگا آزاد نے بڑی غلطی کی۔ اور اُسے اپنی غلطی کی معذرت کرنا چاہئے ✣

مقام آرا میں چند بدمعاشوں نے ایک کلال کے گھر میں گھسکر اُسکے بارہ برس کے اکلوتے لڑکے کا منہہ بند کرکے دالان میں چکی پر اُسکا سر رکھکے ہانسی سے کاٹ ڈالا۔ بعدہٗ اُسکی سوتیلی ماں کو چھریوں سے زخمی کیا۔ جسکے حمل سات ماہ کا تھا۔ ملزمان کا ہنوز پتہ نہیں لگتا۔ معلوم ہوتا ہو کہ ملزموں کو کوئی خاص وجہہ عداوت ہی ہوگی جسکی بناپر اُنہوں نے ایسی سخت بیرحمی دکھائی ہوگی۔ اور نیز خبر میں یہہ بھی نہیں بیان کیا گیا کہ ملزموں نے سرقہ یا ڈاکے سے کچھ مال مارا ہو۔ افسوس ہو کہ بعض سنگدل اپنے بغض دلی کی بناپر کیسی کیسی ہیبتناک وارداتیں کرگذرتے ہیں ✣ آفتاب

گورنمنٹ آف انڈیا کی تجویز ہو کہ جنگ آور قوموں کی چار منتخب پلٹنیں بھرتی جائیں۔ اور انہیں گورکھے ڈوگرے پنجابی مسلمان اور سرحد کے باہر کے پٹھان بھرتی کئے جائیں معلوم نہیں کہ سکھ ایسے بہادر قوم کا نام انہیں کیوں نہ شامل ہوا

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

تجویز ہو کہ لنڈن میں ٹریموے گاڑیاں برقی طاقت سے چلائی جائینگی۔ اگر ویدمیں اسکی ترکیب ہو تو آریہ صاحبان پہلے ہندوستان میں ٹریموے گاڑی برقی طاقت سے چلادیں ✣

گرینڈ ڈیوک نکلس شہنشاہ روس کے چچا چند عرصہ سے علیل تھے۔ ۱۱۔ اکٹوبر کو جبکہ وہ فوج کی کمان کررہے تھے یکایک دیوانے ہوگئے۔ اور اُنکو قید کرکے وان میں لیگئے ✣

قسطنطنیہ میں سخت ناراضی پھیلی ہو کہ الطغرل جہاز جو ۵۰۰ جانیں لے ڈوبا وہ بحر جاپان کو کیوں بھیجا گیا ✣

فارس میں جو لوگ گورنمنٹ ہند کے ملازم ہیں اُنپر اس لحاظ سے ٹیکس لگے گا کہ وہ خزانہ ہند سے تنخواہ پاتے ہیں ✣

کینیڈا میں انتظام حکومت کی نسبت دو فریق قایم ہوگئے۔ ایک چاہتا ہو بدستور انگلستان کے مطیع رہیں اور دوسرے کی خواہش ہو کہ حکومت جمہوری قایم کریں ✣

انگلستان کے مشہور سیاح اور معروف مصنف سر رچرڈ برٹن صاحب مرگئے۔ یہہ دو دفعہ بھیس بدلکر مکہ ہو آئے ۲۵ زبانیں جانتے تھے ✣

ہز اکسلنسی گورنر جنرل نے باجلاس کونسل فی الحال ایک ایسی ریلوے لین جو لکھنؤ سے رائے بریلی ہوکر جونپور تک جائیگی تعمیر ہونا منظور فرمایا ✣

وہ جادوگرنی جنے کلکتہ کانپور وغیرہ شہروں میں اپنے شعبدہ دکھا کر لوگوں کو حیران کر رکھا تھا۔ عدالت سشن جج بنارس سے پانچ سال کے لئے عبور دریاے شور کی سزایاب ہوئی ✣

رفیع الاخبار مخبر ہو کہ کاٹھیاواڑ کے سُنی اور شیعوں میں بھی فساد برپا ہو۔ ہندو اور مسلمانوں میں تو جھگڑا تھا ہی اب مسلمانوں میں باہمی خانہ جنگی شروع ہوئی ✣

وہی اخبار لکھتا ہو کہ بمبئی میں ایک بڑے دلال نے ہنڈوی کے بیوپار میں نقصان ہونیکی وجہہ سے خود کشی کی ہو ✣

مہذب لکھنؤ بہ افسوس لکھتا ہو کہ لکھنؤ کے مشہور ومعروف رئیس جو فی الحال سکرٹری حسین آباد مقرر ہوئے تھے ۱۹۔ اکٹوبر کو بوقت شب یکایک انتقال کرگئے ✣

آگرہ میں لالہ گنگا پرشاد صاحب نے ایک بورڈنگ ہوس متصل گورنمنٹ کالج آگرہ اگروال طلباء کے لئے قایم کیا ہو ✣

آگرہ کے نائب تحصیلدار صاحب مسٹر ولشین کی نوجوان لڑکی مٹی کے تیل میں آگ لگنے سے جلکر مرگئی ✣

سکندرآباد میں ایک بدمعاش ہندو نے بحالت نشہ شراب ایک چار سالہ لڑکی کو جان سے مار ڈالا۔ مجرم گرفتار اور زیر تحقیقات ہو ✣

گورنمنٹ نظام نے بارسال پوسٹ کارڈ بنانے کی کل منگوائی تھی اب اشتہار دیا گیا کہ مختلف پوسٹ آفسوں میں پوسٹ کارڈ فروخت کے لئے موجود ہیں ✣

راؤ بہادر وناٹک جنار دھن کرشنن نے اندور کی دیوانی سے استعفا دیا۔ اُنکے جانشین مسٹر بیدر کار ہنوز داخل نہیں ہوئے۔ تاہنیتا بھیل مسٹر کرشنن ہی کی وجہہ سے گرفتار ہوا تھا ✣

بنگالہ کیطرح مدراس میں بھی ایک ہندو جماعت سفر ولایت کے لئے تیار ہوئی ہو۔ دیکھیں ہندو مذہب کے مطابق کون کون ذات سے خارج کئے جاتے ہیں ✣

بنگالہ میں کلین برہمنوں میں ایک عجیب شادی ہوئی ہو۔ ایک برہمن کے ۱۴ لڑکیاں ہیں سب سے بڑی ۲۶

سالہ اور چھوٹی ۱۳ سالہ ہی - یہہ سب لڑکیاں بردوان کے ایک ۴۴ سالہ برہمن کے ساتھ بیاہی گئیں +

احاطہ مدراس کے دفاتر مفصلات میں محرر لوگ بجائے میز کرسی کے زمین پر بیٹھا کرتے ہیں - یہہ بات گورنمنٹ کو اچھی نہیں لگی اور حکم دیا کہ آیندہ میز کرسی استعمال کریں اور اُسکے واسطے سردست ۱۷ ہزار روپیہ منظور کیا گیا +

پٹیالہ اخبار لکھتے ہیں کہ شہر لاہور میں یہہ افواہ اُڑ رہی ہی کہ موجودہ بیماری دو عورتوں کی وجہہ سے شروع ہوئی ہی جنکی نسبت بیان کیا گیا ہی کہ اُنہیں جادوگری کی طاقت حاصل ہی اور عوام کو بیماری میں مبتلا کر رکھا ہی +

۲۲ - اکتوبر کو پٹیالہ میں ساڑھے چار بجے لیڈی کُرزن ہسپتال کی افتتاحی رسمیں ادا ہوئیں - اوّلاً پٹیالہ دربار کی جانب سے مسٹر طامسن صاحب نے تقریر کی جسکا جواب حضور ویسرائے نے نہایت فصاحت و بلاغت سے دیا +

لنڈن میں اہل اسلام نے مثل عید کے عشرہ محرم بھی منایا اور دُلدُل نکالا +

امرتسر کا مقدمہ پولیس نومبر میں پیش پارلیمنٹ ہوگا +

آیرلینڈ میں فساد نہیں تھمتا کہتے ہیں کہ گورنمنٹ مہربانی کرے +

چین کے علاقہ منچوریا میں ریلوے بنانے کے لئے پیمایش ہو رہی ہی یہہ ریل انگریزی انتظام سے بنیگی کرودی سائبیریا پر اثر پڑے +

دارجلنگ میں کان دریافت ہوئی جسمیں ۲ کروڑ ٹن کوئلہ تخمینہ کیا گیا +

گذشتہ ۲ سال میں کولا کی کانوں سے ۵۰ لاکھ کا سونا برآمد ہوا +

کہتے ہیں بمبئی و مدراس کی طرح بنگالہ میں بھی لاٹ صاحب ولایت سے آئے +

چین میں ایک مشہور دولتمند ۴ کروڑ ڈالر دولت چھوڑ مرا +

فرانس میں بھی سخت طوفان سے لاکھوں کا نقصان ہوا ہی +

ہندوستان کے لئے بہت سا سامان جنگی ولایت سے منگوایا گیا ہی +

گنٹور سے نیلور و مدراس تک پیمایش ریلوے کے لئے ۲۲ ہزار روپیہ منظور ہوا +

بمبئی میں ایک ہندو ۹ سالہ لڑکی پتنگ اُڑاتی ہوئی گر کر مرگئی +

کلکتہ کے ایک بابو نے اپنے داماد کو ایک ماہ قید کرایا - مجرم نے چھہ ہزار کے نوٹ چرائے تھے +

آجکل ریاست ٹونک میں مشاعروں کا بہت شوق و چرچا ہی +

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں قلت آمدنی سے روز افزوں گھاٹا پایا گیا +

روس نے کوریا کی نسبت شہنشاہ چین کو ایک تنبیہ کا خط بھیجا - اسمیں لکھا ہی کہ اگر یہاں کا انتظام ٹھیک نہ کروگے تو ہم مجبوراً قابض ہونگے - یہہ عجیب چالیں روس کی جنکے باعث آرمینا و بلقان میں آگے ہی فتور پڑا +

کوہ سیاہ (کالی پہاڑی) کے مہم کے واسطے سرکاری فوج کا دستہ ۱۷ - اکتوبر کو ایبٹ آباد سے اُدھی کیطرف روانہ ہوگیا +

حضور ملکہ معظمہ کی اولاد خاص میں سے اسوقت خدا کے فضل سے پچاس آدمی بڑے چھوٹے موجود ہیں +

لنڈن میں ۵ ہزار وکیل ہیں +

ہم نہایت خوشی سے تحریر کرتے ہیں کہ نواب انتصار جنگ نے جو استعفا دیکر علیحدہ ہونے اور پنشن چاہنے کی درخواست کی تھی نامنظور ہوئی اور وہ اپنے عہدہ پر قایم رہے +

بپتسمہ کی خبریں

امرتسر ۲۶ - اکتوبر پنڈت بشن داس مختار عدالت مقیمہ اجنالہ نے پادری کلارک صاحب سے مسیحی اصطباغ حاصل کیا +

دوسوہا - ۱۹ - اکتوبر ایک مرد کو بدست پادری کے سی چیٹرجی صاحب بپتسمہ ملا +

سرکاری خبریں

مسٹر ایچ اے روز صاحب اسسٹنٹ کمشنر رخصت سے واپس آنے پر گجرات میں واسطے سیکھنے کام بندوبست کے تعینات ہونگے +

مسٹر جے ولسن صاحب ڈپٹی کمشنر فرلو رخصت سے واپس ہونے پر شاہپور میں پھر تعینات ہونگے +

مسٹر ایچ سکاٹ سمتھ صاحب اسسٹنٹ کمشنر فرلو رخصت سے واپس ہونے پر ضلع شاہپور میں واسطے سیکھنے کام بندوبست کے بھیجے جاوینگے +

مسٹر ڈبلیو آر کلارک صاحب فرلو رخصت سے واپسی پر قایم مقام ڈویزنل جج ملتان مقرر ہونگے +

مسٹر آر اے ڈنی صاحب فرلو رخصت سے واپسی پر قایم مقام ڈویزنل جج پشاور بجائے مسٹر اے کرٹی صاحب جو رعایتی رخصت پر تشریف لیجاتے ہیں مقرر ہونگے +

مسٹر جے سی براون صاحب ڈپٹی کمشنر فرلو رخصت سے واپسی پر ملتان میں تعینات ہونگے اور مسٹر ایچ سی کوکس صاحب ۳ ماہ کی رعایتی رخصت پر جاوینگے +

لفٹنٹ سی جی پارسن صاحب فرلو رخصت سے واپسی پر قایم مقام ڈپٹی کمشنر حصار مقرر ہونگے - اور

مسٹر اے اینڈرسن صاحب خاص کام پر تعینات ہونگے

لفٹنٹ کرنل آر بار ہتا لو سیو صاحب ڈپٹی کمشنر فرلو رخصت سے واپسی پر جہلم میں تعینات ہونگے +

مسٹر ہیرن جے ہٹنگ صاحب فرلو رخصت سے واپسی پر قایم مقام ڈپٹی کمشنر گجرات مقرر ہونگے +

جے ایف کانولی صاحب۔ ڈبلیو آیس نالبٹ صاحب۔ اے بی وارڈ صاحب اور آے جے ہیرسن صاحب جو حال میں پنجاب کمیشن میں مقرر ہوئے ہیں۔ اضلاع دہلی۔ ہوشیارپور۔ گجرانوالہ و سیالکوٹ میں علی الترتیب تعینات ہونگے +

جبکہ دو ہم فنانشل کمشنر کا چارج مسٹر ٹی۔ ایم رواز صاحب لینگے۔ تو مسٹر ڈی ٹی جے اپٹیس صاحب ضلع گوجرانوالہ کو ڈپٹی کمشنری کے کام پر واپس جاوینگے +

لفٹنٹ ایف آی ینگ صاحب فیروزپور کو واسطے سیکھنے کام بندوبست کے بھیجے جاوینگے +

تار کی خبریں

برلن ۲۸۔ اکتوبر زیمینو میں تازہ فساد برپا ہوا ہی اسلئے گورنمنٹ نے امن قایم کرنیکے لئے فوج کے اور دستے روانہ کئے ہیں +

زنجبار ۲۸۔ اکتوبر۔ سیر اتھر ہری زبینٹل نے جرمن لوگوں کے قاتلوں کو سزا دینے کے لئے ایک ہزار آدمی کی فوج ویچو میں خشکی پر اُتاری۔ دشمن کے ساتھ معرکہ میں تین سپاہی مجروح ہوئے اور امید ہی کہ سلطان کی فوج کے ساتھ لڑائی ہوگی +

دہلی ۱۹۔ اکتوبر۔ مقدمہ شکار ملک پور میں ملزم بعلت قتل انسان سے ملزم السزا زیر حصہ دوم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند اور سنگت مہتر متوفی کو ضرب شدید لگانے کے جرم میں زیر دفعہ ۳۲۵ سیشن سپرد ہوئے +

بمبئی ۲۹۔ اکتوبر ۸ پارسی لڑکیوں نے آیندہ امتحانات یونیورسٹی کے واسطے بطور امیدوار نام درج کرائے ہیں +

بمبئی ۲۹۔ اکتوبر یہہ تحقیق ہو گیا ہی کہ ریاست کچھ کی زیرباری ۲ لاکھ ۵۳ ہزار روپیہ کی ہی +

لنڈن ۲۹۔ اکتوبر مسٹر گلیڈسٹون ڈنڈی میں پہنچے۔ جہاں انکو فری ہونیکی سندرات حاصل ہوئی +

لنڈن ۳۰۔ اکتوبر کل مسٹر گلیڈسٹون نے ڈنڈی میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر میکنلی کے مسودہ محصول مال کو مذموم بیان کیا اور کہا کہ دوسروں کی نسبت صوبجات متحدہ کو زیادہ نقصان پہنچیگا اور اپنے ہموطنوں کو تاکید کی کہ اس خودکشی والی پالسی سے اجتناب کریں +

روئداد جلسہ خاص میونیسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شاہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ لالہ راجپداس صاحب۔ ڈاکٹر بھگوانداس صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ لالہ سنسارام صاحب ساہوکار۔ لالہ شب سرنداس صاحب لالہ سالگ رام صاحب۔ لالہ ضارام صاحب تاجر پارچہ منشی محمد بخش صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ منشی وجیہہ الدین صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب ممبران۔ واقعہ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۰ء

نمبر ۱۔ اینڈنٹ ہائے ادویہ برائے شفاخانہ کلان و شاخ شفاخانہ کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ خرید ادویہ الف لعما ... روپیہ تک منظور کیجاوے اور اینڈنٹ ہائے سپرد سب کمیٹی شفاخانہ کے اس غرض سے ہو کر پڑتال کریں اور اپنی رائے اجبارہ میں ظاہر کریں کہ تعداد ادویہ جو شاخ شفاخانہ کے لئے درج اینڈنٹ ہوئی ہی کافی ہی یا نہیں۔ اور بعد میں صاحب پریزیڈنٹ اینڈنٹ ہائے مذکورہ پر دستخط کردیں اور سب کمیٹی مذکورہ کو لکھا جاوے کہ تاریخ امروزہ سے چار روز کے اندر اندر اپنی رائے بھیجدیں +

نمبر ۲۔ عرضی تاجران غلہ بشکایت اس امر کے کہ اگر عارضی طور سے غلہ اطراف شہر کے باہر بھیجنے کے لئے فراہم کرتے ہیں تو ہاں پولیس انکا سنرا سکے لئے چالان کردیتے ہیں اور بہ پابندی عار اس امر کے کہ جبتک اس قسم کی تجارت کی کثرت ہی دفعہ ۳۴۔ ایکٹ پولیس کی پابندی شدت کے ساتھ نہ کیجاوے۔ تجویز ہوئی کہ یہہ معاملہ پولیس سب کمیٹی کے سپرد ہو جو ایسے معاملات کے بارہ میں صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سے مشورہ کرنیکے لئے پہلے سے مقرر ہوئی ہی۔ اور التماس ہووے کہ ایک رپورٹ ان امور کی بابت کریں جنکے لئے وہ مقرر ہوئی ہی +

اشتہار مسیحی میلہ موضع کوٹلی باجوہ متصل نارووال

یہہ وہی میلہ ہی جو سال گذشتہ میں بھی ہوا تھا اس میلہ کو جاری ہوئے یہہ تیسرا سال ہوگا +

۲۰ نومبر کو قبل از دوپہر سب صاحبان جو نارووال سے دور کے رہنے والے ہیں تشریف لاویں۔ اسی تاریخ شام کو بندگی ہوگی صفہ کوٹلی کے لوگوں کا بپتسمہ ہوگا۔ بعد بپتسمہ کے پادری ایچ ای پرکنس صاحب وعظ کرینگے۔ پھر کلیسا کوٹلی کے بچوں اور بیواؤں کو انعام تقسیم ہوگا +

۲۱ نومبر صبح سے میلہ شروع ہی۔ اول نماز ہوگی۔ پھر پادری آر بیٹمین صاحب وعظ کرینگے۔ ۱۱ بجے سے کرکٹ ہوگا۔ بعد اسکے بھنچ (یعنی کشتیاں) ہونگی پھر عیسائی بچوں اور مشن سکولوں کے لڑکوں کو بہادرے ایک معزز صاحب کے ہاتھ سے انعام تقسیم ہوگا +

قریب ۲ بجے دن کے چند مناد اپنے اپنے کام کا بیان کرینگے۔ پھر کھانا ہوگا اور نماز ہوگی اُسوقت ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب بہاور نصیحت کرینگے۔ مہربانی فرماکے جو صاحب تشریف لائنگے اپنے اپنے دورہ کے مقامات کی تاریخیں نارووال کے قریب قریب مقرر فرماد اور ہر ایک جگہہ کے مناد اور مسیحی بھائی جو تشریف لاسکیں ضرور تشریف لاویں اور میلہ کو رونق بخشیں +

اس سے غرض صرف یہہ ہو کہ ہمارے گرد و نواح کے علاقوں میں بھی روشنی چمکے اور جسمانی اور نفسانی میلے جنمیں طرح طرح کے گندے گیت اور تن من کی بُری خواہشوں کو پورا کرنا لوگ اپنی خوشی کا کمال سمجھتے ہیں اُنسے لوگ باز آویں اور خصوصاً مسیحی لوگ ایسے میلوں سے علیحدہ ہوجاویں اور کلیسیا کے لوگ ایسے میلے قایم کریں جنمیں خداوند کے جلال کا جھنڈا بلند ہو +

المشتہر

بندہ عظیم خان خلف منشی بخش اللہ خان بخشی کارکن میلہ زیر نگرانی پادری لارنس صاحب مشنری نارووال۔

جدید اشتہار اخبار عام لاہور

اخبار عام لاہور یکم اکتوبر سے روزانہ ہوگیا ہی۔ اُن صاحبان کی خاطر جو روزانہ اخبار نہیں خرید سکتے یا جنکے یہاں ہفتہ میں فقط ایکہی دفعہ ڈاک تقسیم ہوتی ہی یہہ انتظام بھی کیا گیا ہی کہ "ہفتہ وار اخبار عام" بھی جاری ہو "ہفتہ وار اخبار عام" میں وہ تمام مضامین اور خبریں ایک سلسلہ سے درج ہوتی ہیں جو "روزانہ اخبار عام" میں شایع ہوا کرتی ہیں "ہفتہ وار اخبار عام" گویا کہ "روزانہ اخبار عام" کا مجموعہ ہی +

"روزانہ اخبار عام" کی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک ۱۲ (بارہ روپیہ) مقرر ہی اور "ہفتہ وار اخبار عام" کی قیمت سالانہ مبلغ ۶ (چھہ روپیہ) معہ محصولڈاک ہی +

جو صاحب چاہیں تحریر کرنے پر "روزانہ اخبار عام" یا "ہفتہ وار اخبار عام" کا ایک پرچہ بطور نمونہ بلاقیمت منگا سکتے ہیں۔ بعد میں جسکی خریداری پسند ہو اُسکی قیمت پیشگی ارسال ہونے پر خریداران اخبار عام میں آپ کا نام نامی درج رہیگا۔ اور پرچہ برابر روانہ خدمت ہوگا +

راقم مہتمم اخبار عام۔ لاہور

اشتہار

ملتان شہر میں ایک کالپورٹر (کتب فروش) کی ضرورت ہی۔ درخواست کنندہ اپنی عمر کا اور یہہ کہ مجرد یا شادی کیا ہوا ہی حال درخواست کے ساتھ بھیجے +

المشتہر پادری ڈبلیو ای ڈیوس ملتان

ضرورت

قصبہ پسرور ضلع سیالکوٹ میں امریکن پریسبٹیرین مشن کے متعلق ایک زنانہ ڈسپنسری کے لئے ایک دیسی مسیحی بی بی کی ضرورت ہی جو علاوہ سند ڈاکٹری کے مسیحی چلن کے عمدہ سارٹیفکٹ بھی رکھتی ہو۔ اور شادی شدہ ہو۔ خاوند کے لئے بھی مشن میں حسب لیاقت کام مل سکتا ہی تنخواہ وغیرہ کیواسطے مس ایم وائیٹ۔ ایم ڈی صاحبہ پریسبٹیرین مشن سیالکوٹ سے درخواست کرکے فیصلہ کرنا چاہیے +

المشتہر (پادری) امام الدین شہباز۔ پاسٹر یوپی چرچ سیالکوٹ

لوکل

گذشتہ ہفتہ میں سُنا گیا کہ دو قیدیوں نے بوقت شب جیل خانہ سے بھاگنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے اور داروغہ صاحب جیل خانہ کی بروقت کوشش و تلاشی سے ایک جگہہ میں چھپے ہوئے پائے اور گرفتار کئے گئے +

گذشتہ جمعہ کی شام کو شہر کے گرجا میں جناب پادری سی بی نیوٹن صاحب ڈی ڈی نے جو روپڑ سے تشریف لائے تھے ایک نہایت فصیح و پُر تاثیر وعظ کیا جسمیں بمقام امرتسر ایک نوجوان مولوی زادہ کے مسیحی ہوجانیکا تذکرہ کیا۔ کہ کیونکر قرآن پڑھتے پڑھتے وہ اس خیال سے نہایت ڈر گیا کہ اسمیں جا بجا بدوں پر غضب الٰہی نازل ہونے اور گنہگاروں کے سزایاب ہونے کا ذکر ہی اور نیکوں کے لئے اجر و خوشی اور نجات کا وعدہ ہی۔ اُسنے سمجھا کہ میں تو گنہگار ہوں اور غضب الٰہی سے بچنے اور نجات حاصل کرنیکی کوئی تدبیر قرآن میں پائی نہیں جاتی۔ آخرش بعد تلاش بسیار اُسنے ایک انجیل پائی جسمیں لکھا ہی کہ خدا نے اس جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ وہ ایمان لایا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوا جب یہہ حال اُسکے باپ نے سُنا تو نہایت غصہ ہوا۔ اور کہا کہ اگر کوئی میرے بیٹے کو قتل کرڈالے تو پانسو روپیہ اُسکو انعام دونگا۔ جو کوئی اُسکے قتل ہونیکی مجھکو پہلے خبر دے اُسکو دوسو روپیہ انعام دونگا۔ اسکا چچا بارادہ قتل اُسکے پاس آیا مگر اُسکے ایمان کو دیکھکر قتل نہ کرسکا۔ اور ایک انجیل لیکر واپس گیا جسکو اس نوجوان کا باپ اور چچا اور چند دیگر اشخاص پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اگر وہ ان باتوں کو جو اس کتاب میں لکھی ہیں مانتا ہی تو وہ اچھا آدمی ہوگیا ہی اور لایق قتل نہیں ہی +

شہر میں قمار بازی خوب سرگرمی سے ہو رہی ہی۔ پولیس کو اسکے انسداد پر توجہ کرنا ضروری ہی۔ تیوہار دیوالی بھی آن پہنچا ہی +

رپورٹ پیدایش ۴۳۔ اموات ۵۲

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم دایلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا